محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔

(صحیح بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ وما جاء فیہ - باب فضل الزرع والغرس اذا اکل منہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کاشت کرتا ہے، پھر اس سے کوئی پرندا یا انسان یا ڈھور ڈنگر کچھ کھا لیتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغبانی، درخت لگانے اور زراعت و کاشت کاری کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور باغ بانوں اور زراعت پیشہ لوگوں کی تعریف کی ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو انتہائی محنت اور مشقت سے کام کرتا ہے۔ بنجر زمینوں کو آباد کرتا اور زمین کا سینہ چیر کر اپنے لیے بھی سامان خورد و نوش مہیا کرتا ہے، دوسروں کو بھی غذا بہم پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ جفاکشی اور مشقت جو اس طبقے کے حصے میں آئی ہے، اور کسی کے حصے میں نہیں آئی۔ اس کی محنت اور کمائی سے انسان بھی فائدہ اٹھاتے ہیں، پرندے بھی اپنی روزی حاصل کرتے ہیں، ڈھور ڈنگر بھی اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور درندے بھی جو انسان کے دشمن ہیں، زندہ رہنے کے لیے اسی کے دست نگر ہیں۔ اس اعتبار سے یہ پیشہ نہایت اہم ہے کہ بلا کسی امتیاز کے ہر ذی روح اور جاندار کو اس سے برابر فائدہ پہنچ رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسان اور کاشت کار طبقہ اللہ کے نزدیک بڑی اہمیت کا مالک ہے اور وہ صرف زراعت کا کام کرنے کی وجہ سے اجر و ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے اس کی نیت اگرچہ ثواب حاصل کرنے کی رہی یا نہ ہو۔ اس لیے کہ اس کے فعل زراعت سے تمام خلق خدا کو فائدہ پہنچتا ہے، خواہ وہ قصداً کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے یا نہ چاہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے اصل نیکی اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانا اور وہ کام کرنا ہے جو اس کی بہتری کا سبب

ہو۔ جس کام سے خلقِ خدا کو جتنا زیادہ فائدہ پہنچے گا، اس کا کرنے والا اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ زراعت اور کاشت کاری میں چوں کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے اور عام خلقِ خدا کی نفع رسانی کا پہلو زیادہ واضح اور نمایاں ہے، اس لیے اس کی فضیلت بھی بہرصورت زیادہ ہے۔

علامہ بدرالدین عینی اپنی مشہور کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

و فیہ حصول الاجر للغارس والزارع وان لم یقصد ذٰلک، حتّٰی لو غرس وباعہ اوزرع وباعہ کان لہ بذلک صدقۃ لتوسعتہ علی الناس فی اقواتھم[1]

یعنی اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ درخت لگانے اور کھیتی کرنے والے کو اجر و ثواب حاصل ہوگا، اگرچہ اس کام سے اس کی نیت حصولِ ثواب کی نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کام کے سبب وہ لوگوں کی روزی میں وسعت اور اضافہ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اگر وہ درخت لگا کر بیچ دے یا کھیتی کا غلہ فروخت کر دے، جب بھی اس کو اس کا اجر ملے گا۔

کھیتی باڑی کرنا اور درخت لگانا وہ کام ہے جو کرنے والے کے لیے صدقۂ جاریہ ہو جاتا ہے، اس لیے کہ اس کے اثرات نہایت وسیع ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ کی ہر قسم کی مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے۔ غلہ خود کھاؤ یا دوسرے کو کھلاؤ یا بیچ دو، بہرحال مخلوق اس سے غذا حاصل کرتی اور نفع اندوز ہوتی ہے۔ اسی طرح درخت، زمین میں برقرار رہے تو انسان، چرند پرند اور ڈھور ڈنگر اس کے سائے سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اگر اسے کاٹ دیا جائے تو لکڑی کی صورت میں اس سے بہت سے فوائد حاصل کیے جاتے ہیں۔

غرض کاشت کار اور زراعت پیشہ لوگوں کا شمار اللہ کی بہترین مخلوق میں ہوتا ہے اور ان کا کام ان کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے، اس لیے کہ ان کی زرعی کوششوں اور سرگرمیوں سے تمام خلقِ خدا کو فائدہ پہنچتا ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۵ ص ۱۱۷